الْوَفَاءُ لِلزَّوْجَةِ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ شُكْرًا وَامْتِنَانًا، وَالشُّكْرُ لَهُ وَفَاءً وَعِرْفَانًا، سُبْحَانَهُ ﴿**جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا**﴾. وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اعْتِرَافًا بِوَحْدَانِيَّتِهِ وَإِقْرَارًا، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَعْظَمُ النَّاسِ وَفَاءً، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، وَالتَّحَلِّي بِخُلُقِ الْوَفَاءِ، قَالَ تَعَالَى: ﴿**وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ**﴾.

عزیزانِ گرامی، میرے عزیز بھائیو! ہمارے آج کے خطبے کا موضوعِ سُخن بیوی ھے، جو ہماری اولادوں کی ماں، نسلوں کی معمار، گھر کا ستون، اور وہ جوہرِ نایاب ھے جسے اللہ تعالیٰ نے سکون واطمینان کا گہوارہ اور رحمت و محبت کا سرچشمہ بنایا ھے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿**وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً**﴾، "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تمھارے لیے تمہیں میں سے بیویاں پیدا کیں تاکہ ان کے پاس چین سے رہو اور تمھارے درمیان محبت اور مہربانی پیدا کردی".

لہذا ہر شوہر کے شایانِ شان ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ مُخلص ہو، اس کے ساتھ تعامل میں وفادار ہو، اپنے مال و جذبات میں اُسکے ساتھ سخاوت کا مظاہرہ کرے اور بخیل نہ ہو، اُس مضبوط عہد و پیمان کی پاسداری کرتے ہوئے جو بوقتِ نکاح دونوں کے درمیان ہوا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا﴾، "اور وہ عورتیں تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں". لہذا بیوی کے ساتھ وفاء نبھانا اعلیٰ اخلاق ہے، اور ہر دیندار پر فرض ہے، یہ وصف اہلِ شرافت و مردانگی کا خاصّہ، اور اہلِ فضل و مُرَوَّت کا شیوہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اَزواج مُطہَّرات کے ساتھ وفاداری کی اعلیٰ مثال تھے جو ہر شوہر کے لیے قابلِ تقلید ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے فضائل کا اعتراف کرتے، ان کی خدمات کو سراہتے، اُنکے کاموں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے، اُن کی لغزشوں سے درگزر فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادگرامی ہے: «لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً -أَيْ: لَا يُبْغِضْ زَوْجٌ زَوْجَتَهُ- إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ»، "کوئی مومن اپنی مومنہ بیوی سے بُغض نہ رکھے، اگر اس کی کوئی بات ناپسند ہو تو کسی دوسری بات سے خوش ہو جائے". اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اَزواجِ مُطہَّرات کے جذبات کا خیال رکھتے اور اُن سے محبت کا اظہار فرماتے، ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: "آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: "عائشہ". تو میرے بھائیو! کیا ہی اچھا ہو کہ شوہر حضرات

اپنی بیویوں کے ساتھ وفاداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلیں، اپنی بیویوں کی طِیبِ خاطِر اور سُکونِ قلب کے لیے ہر ممکن اسباب اختیار کریں، اَچھی بات، محبت بھرا تحفہ، اور عمدہ رویے سے، اُنہیں خوش کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ یہی حُسنِ معاشرت ہے جس کا اللہ نے حکم دیا، ارشادِ باری تعالیٰ ھے: ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾، "اور عورتوں کے ساتھ اچھی طرح سے زندگی بسر کرو". تو میرے بھائیو! بعض شوہروں کو اُنکا نفس کیسے اجازت دے دیتا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو سَتائیں اور اُنکی تضحیک کریں؟ اور کیسے اُنکا دل گوارا کرلیتا ھے کہ وہ اپنی بیویوں پر سختی کریں، اُنہیں ماریں پیٹیں یا اُن سے کنارہ کشی اختیار کر لیں؟ اور اُن کے جذبات، اِحساسات اور حقوق کو پامال اور یَکسر نظر انداز کردیں؟ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر کے دوران اپنی زوجہ کے گمشدہ ہار کی تلاش میں خود بھی رُک گئے اور قافلہ کو بھی روک دیا؟ کیا غور نہیں کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے اپنی اونٹنی کے پاس تشریف فرما ھوتے کہ اپنا گُھٹنا مبارک جُھکا لیتے؛ تاکہ اُنکی زوجہ مُطَھَّرہ اپنا پاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گُھٹنے پر رکھ کر بہ سہولت اونٹنی پر سوار ہو جائیں؟ تو میرے بھائیو، اللہ کے بندو! آپکا کیا خیال ھے اُس شوہر کے بارے میں جو اَپنی بیوی کی کوئی پرواہ نہ کرے، اُسکے جذبات کو ٹھیس پہنچائے اور اس کی عزتِ نفس مجروح کرے؟ حالانکہ یہ وہی عورت ھے جو اپنے والدین کا گھر چھوڑ کر، اپنے رب کی کتاب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل

کرتے ہوئے اَپنے شوہر کے گھر میں آبَسی، اور اِسی بیوی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اُسے عفت وعصمت سے نوازا، مگر پھر بھی وہ اُسکی دِل شِکنی کرتا ھے، اَپنے رب کو ناراض کرتا ھے، اور اَپنی بیوی کے حق میں خیانت کرتے ہوئے کسی ایسی عورت کے ساتھ مَراسم قائم کرتا ھے جو اُسکے لیے حلال نہیں. لہذا خبردار! ایسا شخص رب تعالیٰ سے ڈرے اور اُسکے فرمان کو یاد رکھے: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾، اور زنا کے قریب نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بُری راہ ہے.

میرے بھائیو، وَفا شِعارو! بیوی کے ساتھ وفاداری کا تقاضا یہ ہے کہ شوہر اُس کے دُکھ سُکھ میں شریک ہو اور بیماری میں اُس کی دیکھ بھال کرے، ذرا سوچیے! کہ اُس نے دورانِ حمل اور بوقتِ ولادت کتنی مَشقتیں جِھیلیں؟ اَپنے بچوں اور شوہر کی خدمت کے لیے کتنی راتیں جاگ کر گُزارِیں؟ تو آخِر یہ کیسی بے اِعتنائی ھے کہ کچھ شوہر جب انکی بیوی بیمار ہو جائے تو اُسے نظر انداز کرتے ہیں، یا جب وہ بوڑھی ھو جائے تو اُسے طلاق تک دے دیتے ہیں، حالانکہ وہ اس وقت شوہر کی سب سے زیادہ محتاج ہوتی ہے، تو کہاں بھٹک رہے ہیں ایسے لوگ راہِ وفا سے، جو اہلِ کرم کا شَیوہ ھے؟ حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھیے، اُنکی زوجہ محترمہ بیمار پَڑ گئیں تو اُنکی تیمارداری اور علاج معالجہ کے لیے اپنا سارا وقت قربان کردیا، چُنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے اَپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ ٹھہرے رہنے اور اُنکے اُمور کی اَنجام دہی کے عمل

کو سراہا اور اُنہیں اِس پر اَجرِ عظیم کی بشارت دی. اِسی طرح شوہر کی اپنی بیوی سے وفا کا تقاضہ ھے کہ اگر وہ ایک سے زیادہ بیویوں کے ساتھ نکاح میں ھو تو اُن کے درمیان عدل وانصاف سے کام لے، ایسا نہ ہو کہ باقی سب کو پسِ پُشت ڈال کر کسی ایک بیوی کی طرف مکمل جُھک جائے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ھے: ﴿فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ "سو تم بالکل ہی ایک طرف نہ جُھک جاؤ کہ دوسری عورت کو لٹکی ہوئی چھوڑ دو". لہٰذا ایک بیوی کی طرف مکمل میلان اور باقیوں کو نظر انداز کر دینا خلافِ عدل ھے، بلکہ یہ ظلم ھے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے شخص کے بارے میں وعید سنائی اور فرمایا: «يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدُ شِقَّيْهِ مَائِلٌ»، "روزِ قیامت وہ اِس حال میں آئے گا کہ اُس کا ایک پہلو جُھکا ہوا ہوگا". اے اللہ! ہمیں اپنی بیویوں کے ساتھ وفا شِعاری اور اُنکے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما، تیری اور تیرے رسول کی اطاعت کرتے ہوئے اور اُنکی اطاعت کرتے ہوئے جنکی اطاعت کا تُو نے اپنے اس فرمان میں حکم دیا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا يَلِيقُ بِجَلَالِهِ وَعَظِيمِ سُلْطَانِهِ، حَمْدًا لَا نِهَايَةَ لِعَدَدِهِ، وَلَا آخِرَ لِأَمَدِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ رُسُلِهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اقْتَدَى بِهَدْيِهِ.

أَمَّا بَعْدُ، **میرے مومن بھائیو،** وفاشِعارو! شوہر کی اَپنی بیوی کے ساتھ وفاداری کا ایک عظیم مظہر یہ بھی ہے کہ تقدیرِ الٰہی سے اگر طلاق ہی اُن دونوں کا مُقدَّر بن جائے، تب بھی وہ اپنی بیوی کے بارے میں کلمہِ خیر کے سوا کچھ نہ کہے، اور اُس کے ساتھ حُسنِ سلوک کا برتاؤ جاری رکھے، اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: ﴿وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ﴾، "اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو"۔ لیکن صد افسوس! کہ بعض شوہر طلاق دینے کے بعد اپنی بیوی کی برائیاں بیان کرنے میں ذرا دریغ نہیں کرتے، اُسے اُس کے بچوں سے دُور رکھتے ہیں، اور ہر وہ کام کرتے ہیں جس سے اُسے تکلیف پہنچے، اور رب تعالیٰ کے اِس قول سے غافل ہو جاتے ہیں: ﴿أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ﴾، "یا اُنہیں بھلے طریقے سے جدا کر دو"۔ میرے بھائیو! وفاداری کی بہترین مثال اُس وقت بھی سامنے آتی ہے جب بیوی انتقال کر جائے، تو وفادار شوہر اپنی فوت شدہ بیوی کے لیے دعاء کرتا ہے، اُس کے حق میں اپنے نیک جذبات کا اظہار کرتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال لے لیجیے، کہ جب حضرت خدیجہ رضِی اللہ عنہا کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُنکا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: «إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا» "مجھے ان کی محبت عطا کی گئی". اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے فضائل گِنواتے ہوئے فرماتے: «قَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِي النَّاسُ، وَصَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ، وَوَاسَتْنِي بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِي النَّاسُ، وَرَزَقَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَدَهَا إِذْ حَرَمَنِي أَوْلَادَ النِّسَاءِ»، "انہوں نے اس وقت مجھ پر ایمان لایا جب لوگوں نے انکار کیا، میری اس وقت تصدیق کی جب سب لوگ میری تکذیب کر رہے تھے، اور اپنے مال سے میری ہمدردی اُس وقت کی جب کہ لوگوں نے مجھے اس سے دور رکھا، اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد عطا کی جب باقی عورتوں سے محروم رکھا". اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی سہیلیوں کی عزت و تکریم فرماتے، اور جب بکری ذبح فرماتے تو اُس میں سے کُچھ گوشت اُنکو بطورِ ہدیہ بھجوا دیتے. اور آپ علیہ السلام فرماتے: «إِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ»، "عَہد کی پاسداری ایمان کا حصہ ہے". لہٰذا میرے بھائیو! ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر چلنا چاہیے، اَپنے آباؤ اَجداد کی روایات کو اَپنانا چاہیے، اور اَپنی بیویوں کے ساتھ وفاداری کا اَعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیے، تاکہ وہ جنت میں ہماری رفیق ہوں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ﴾، "ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ خود بھی رہیں گے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے بھی جو نیکوکار ہیں"

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَبِعُهُودِنَا مُوفِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَأَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ مُحَمَّد بن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا. ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.